سلسلہ رسائلِ درسِ سیرت، رسالہ نمبر:29

رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم

میدانِ محشر میں

مرتب: علامہ راشد علی عطاری مدنی
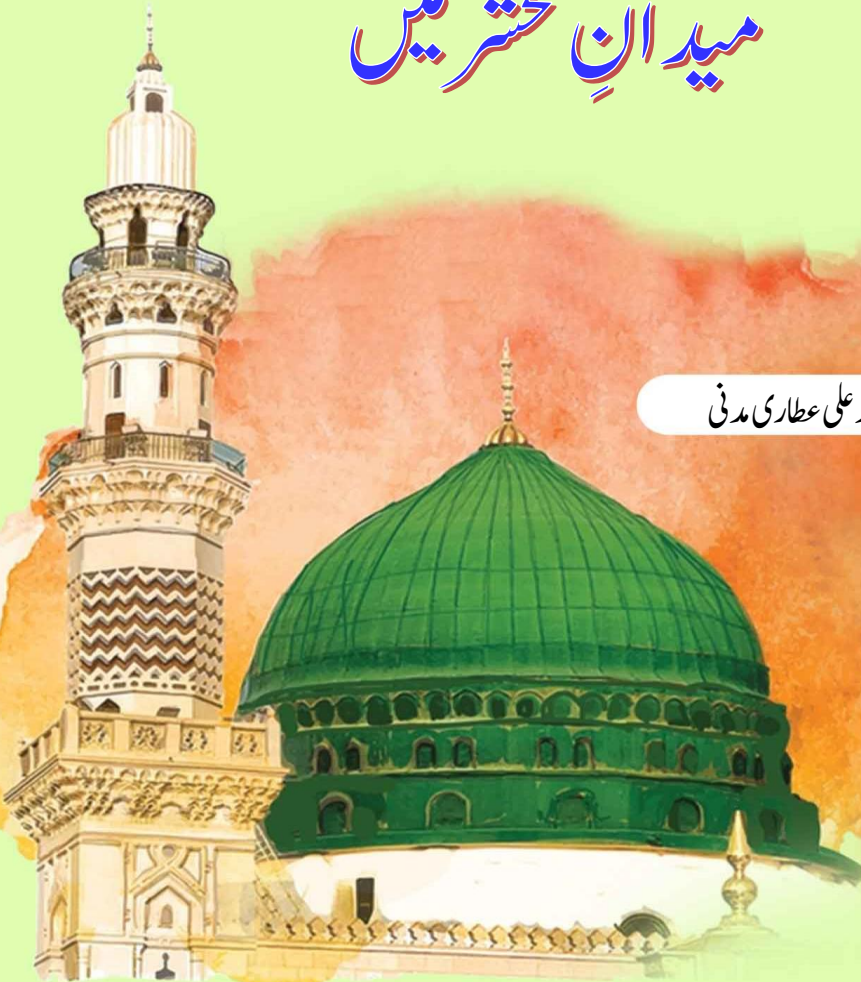
ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، انٹرنیشنل

درسِ سیرت کے رسائل کا انتیسواں عنوان

مرتب

مولانا ابو النّور راشد علی عطاری مدنی

پیشکش: ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، انٹرنیشنل

کتاب پڑھنے کی دُعا

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دُعا پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا۔ دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا حِکْمَتَکَ وَانْشُرْ عَلَیْنَا رَحْمَتَکَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام

(مُستَطرَف، ج ۱، ص ۴۰، دار الفکر بیروت)

(اوّل آخر ایک بار دُرود شریف پڑھ لیجئے)

نام کتاب	:	رسول اللہ ﷺ میدانِ محشر میں
مرتب	:	علامہ ابو النّور راشد علی عطاری مدنی
صفحات	:	38
اشاعت اوّل:		اکتوبر 2023 (ویب ایڈیشن)
پیشکش	:	ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، انٹر نیشنل

رسول اللہ ﷺ میدانِ محشر میں

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

الصلوۃ والسلام علیك یا رسول الله

رسولِ کریم ﷺ کی میدانِ محشر میں آمد اور مصروفیات کے احوال خود حضور اکرم ﷺ نے اپنی مبارک زبان سے بیان فرمائے ہیں، آیئے ملاحظہ کیجیے:

(1) اَنَا الۡحَاشِرُ الَّذِی یُحۡشَرُ النَّاسُ عَلٰی قَدَمِی

ترجمہ: میں ہی حاشر (جمع کرنے والا) ہوں لوگ میرے ہی قدموں پہ جمع کئے جائیں گے۔[1]

(2) اَنَا اَوَّلُ النَّاسِ اِفَاقَۃً ترجمہ: لوگوں میں سب سے پہلے میں ہی افاقہ پانے والا یعنی اٹھنے والا ہوں۔[2]

(3) اَنَا اَوَّلُ النَّاسِ خُرُوجًا اِذَا بُعِثُوا ترجمہ: قیامت کے دن لوگوں میں سب سے پہلے میں ہی اٹھایا جاؤں گا۔[3]

(4) اَنَا اَوَّلُ مَنۡ تَنۡشَقُّ عَنۡہُ الۡاَرۡضُ وَلَا فَخۡرَ ترجمہ: قیامت کے دن سب

---

(1) بخاری، 2/484، حدیث: 3532

(2) کشف الاستار، 3/104، حدیث: 2351

(3) ترمذی، 5/352، حدیث: 3630

سے پہلے مجھ ہی سے زمین کھلے گی مگر فخر نہیں۔[4]

(5) اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ يُبْعَثُ ترجمہ: قیامت کے دن سب سے پہلے مجھ ہی سے زمین کھلے گی پس میں ہی سب سے پہلے اٹھنے والا ہوں۔[5]

مذکورہ پانچ روایات میں حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مزارِ اقدس سے باہر آنے اور میدانِ محشر میں تشریف لانے کا ذکر ہے۔ شفیعِ محشر کی میدانِ محشر میں آمد کا انداز دیگر کئی روایات میں تفصیل کے ساتھ مروی ہے۔ مختلف روایات کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ دوسری مرتبہ صور پھونکے جانے کے بعد سب سے پہلے رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بیدار ہوں گے، آپ صدیقِ اکبر اور فاروقِ اعظم کے درمیان ہوں گے، پھر اہلِ بقیع اٹھیں گے، پھر اہل مکہ اٹھیں گے، پھر آپ براق پر سوار ہو کر صدّیق و فاروق اور اہلِ حرمین کے درمیان ستر ہزار فرشتوں کے جھرمٹ میں میدانِ محشر کی جانب تشریف لائیں گے، اس سب کی تفصیل درج ذیل روایات میں بیان کی گئی ہے۔

70ہزار فرشتوں کے جھرمٹ میں:

شعبُ الایمان میں ہے کہ ہر صبح طلوعِ فجر کے وقت 70ہزار فرشتے نازل

---

(4) ترمذی، 5/354، حدیث:3635

(5) تاریخ ابن عساکر، 59/275، رقم:7525

ہوتے ہیں یہاں تک کہ وہ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی قبرِ اطہر کو گھیر لیتے ہیں اور پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں اور شام تک درودِ پاک بھیجتے رہتے ہیں، پھر شام کے وقت وہ آسمانوں کی جانب چڑھ جاتے ہیں اور ان ہی کی مثل مزید 70 ہزار اترتے ہیں، وہ بھی اسی کی مثل عمل کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ قیامت کے دن رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنی قبرِ مبارک سے باہر تشریف لائیں گے تو 70 ہزار فرشتوں کے درمیان آئیں گے جو کہ آپ کی عزت وتوقیر کے لئے حاضر ہوں گے۔[6]

بخاری شریف میں ہے کہ جب پہلی بار صور پھونکا جائے گا تو زمین و آسمان میں سبھی بے ہوش ہو جائیں گے سوائے ان کے جنہیں اللہ چاہے، پھر دوسری بار صور پھونکا جائے گا تو سب سے پہلے میں ہی اٹھایا جاؤں گا۔[7]

ہیں صدیق اِدھر، فاروق اُدھر:

ترمذی شریف میں ہے کہ ایک بار رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم گھر سے باہر تشریف لائے اور مسجد میں یوں داخل ہوئے کہ جنابِ ابو بکر صدیق اور عمر فاروقِ اعظم آپ کے دائیں بائیں تھے اور آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان کے ہاتھ

---

(6) شعب الایمان، 3/492، حدیث: 4170

(7) بخاری، 2/446، حدیث: 3414

تھامے ہوئے تھے۔ اس وقت آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ہم قیامت کے دن بھی اسی طرح اٹھائے جائیں گے۔[8]

اہلِ بقیع و مکّہ کے جھرمٹ میں:

حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد شیخین کریمین اور پھر اہلِ بقیع و مکہ کے اٹھائے جانے کا ذکر ترمذی شریف کی روایت میں کچھ یوں ہے کہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے مجھ ہی سے زمین کھلے گی، پھر ابو بکر اور پھر عمر سے، پھر میں اہل بقیع کے پاس آؤں گا تو وہ میرے ساتھ جمع ہوں گے، پھر میں اہلِ مکہ کا انتظار کروں گا، یہاں تک کہ حرمین کے درمیان ان سے ملوں گا۔[9]

جبکہ مسندِ حارث کی روایت میں ہے کہ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اہلِ بقیع کے اٹھنے کے بعد اہلِ مکّہ کا انتظار فرمائیں گے، پھر جب وہ آجائیں گے تو ان کے ساتھ میدانِ حشر میں جائیں گے۔[10]

---

(8) ترمذی، 5/378، حدیث: 3689

(9) ترمذی، 5/388، حدیث: 3712

(10) بغیۃ الباحث عن زوائد مسند الحارث، ص1000، حدیث: 1120

سرورِ کائنات کی میدانِ حشر میں آمد اور بلالِ حبشی کی اذان:

جلیلُ القدر صحابی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ میدانِ محشر میں جمع ہونے کے انداز کو روایت کرتے ہیں کہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن انبیائے کرام علیہمُ السّلام کو ان کی قبروں سے میدانِ محشر میں سواریوں پر اکٹھا کیا جائے گا، حضرت صالح علیہ السّلام کو ان کی اونٹنی پر لایا جائے گا اور میرے بیٹوں حسن و حسین کو میری اونٹنی عضباء پر لایا جائے گا اور مجھے براق پر لایا جائے گا جس کا قدم اس کی حدِّ نگاہ تک جائے گا، اور بلال کو جنّت کی اونٹنیوں میں سے ایک اونٹنی پر لایا جائے گا، پس وہ خالص اذان دیں گے اور سچی سچی گواہی دیں گے حتیٰ کہ جب وہ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللہ کہیں گے: تو تمام مؤمنینِ اولین و آخرین ان کے ساتھ یہی گواہی دیں گے، پس گواہی قبول کی جائے گی جس سے قبول کی جائے گی اور رد کی جائے گی جس سے رد کی جائے گی۔[11]

اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے سوال پر حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا کہ میں اس دن براق پر سوار ہوں گا اور انبیا کے درمیان یہ صرف میری خصوصیت ہوگی، پھر آپ نے حضرت بلال کی جانب

---

(11) معجم صغیر، 2/126

دیکھ کر فرمایا کہ یہ جنّتی اونٹنی پر سوار آئیں گے اور اس کی پیٹھ پر اذان دیں گے، جب سابقہ امتیں اور ان کے انبیائے کرام اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ، اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللہ سنیں گے تو بلال کی جانب دیکھیں گے اور کہیں گے کہ ہم بھی اس کی گواہی دیتے ہیں۔[12]

شافعِ محشر صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میدانِ حشر میں

(6) اَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ تَحْتَہٗ اٰدَمُ فَمَنْ دُوْنَہٗ وَلَا فَخْرَ ترجمہ: میں ہی قیامت کے دن حمد کا جھنڈا اٹھانے والا ہوں، جس کے نیچے آدم علیہ السّلام اور دیگر (سب لوگ) ہوں گے، فخر نہیں ہے۔[13]

گزشتہ صفحات میں حضور نبیِّ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی میدانِ حشر میں آمد کے انداز و احوال کا ذکر تھا جبکہ اب نبیِّ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے میدانِ حشر میں انداز اور آپ کی مصروفیات کا ذکر ہے۔

مذکورہ حدیث میں لِوَاءُ الْحَمْد یعنی حمد کا جھنڈا رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس ہونے کا بیان ہے، اس کی شرح و تفصیل میں مفسرِ شہیر حکیمُ الاُمّت مفتی

---

(12) تاریخ ابن عساکر، 10/459، رقم: 2655

(13) شرح السنۃ للبغوی، 7/11

احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اس فرمانِ عالی (یعنی لِوَاءُ الْحَمْد) کے بہت معنی کئے گئے ہیں: ایک یہ کہ واقعی ایک جھنڈے کا نام لِوَاءُ الْحَمْد ہے، یہ جھنڈا اللہ تعالیٰ کی اعلیٰ نعمت ہے جو صرف حضور کو عطا ہوگی کیونکہ اللہ کی حمد سب سے افضل ہے۔ دوسرے یہ کہ قیامت میں سب سے پہلے سجدہ میں گر کر اللہ تعالیٰ کی بے مثال حمد حضور ہی کریں گے، ایسی حمد جو اس سے پہلے کسی نے نہ کی ہو اور علانیہ حمد بھی حضور ہی کریں گے حمد کے جھنڈے سے یہ ہی مراد ہے یعنی اعلان حمد۔ تیسرے یہ کہ حمد سے مراد ہے اللہ تعالیٰ کا حضور کی حمد فرمانا اور آپ کی حمد کا اعلان فرمانا کہ تمام دنیا اور خود خدا تعالیٰ حضور کی حمد فرمائے، آپ کی حمد کا اعلان کرے۔ (حضور صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کی اسی حمد کے بارے میں قرآنِ پاک میں) رب فرماتا ہے: ﴿عَسٰۤى اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا(۹)﴾ ان ہی وجوہ سے حضورِ انور کا نام احمد، محمد اور محمود ہے بلکہ حضور کی اُمّت کا نام ہے حمّادون (یعنی ہر حال میں حمدِ الٰہی کرنے والی) کیونکہ یہ حضور محمد کی اُمّت ہے۔ مزید فرماتے ہیں: اگر جھنڈے سے مراد ظاہری جھنڈا ہے تو معنی یہ ہیں کہ سارے نبی میرے اس جھنڈے تلے جمع ہو کر حمدِ الٰہی کریں گے، ہم ان کے امام ہوں گے اور اگر وہاں جھنڈے سے مراد تھی حمدِ الٰہی تو مطلب یہ ہے کہ سب ہمارے بتانے سکھانے سے حمدِ الٰہی کریں گے اور اگر وہاں

مراد تھی حضور کی حمد تو مطلب یہ ہے کہ رب تعالیٰ بھی ہماری حمد کرے گا اور ساری مخلوق حتی کہ انبیائے کرام بھی ہماری حمد کریں گے۔[14]

میدانِ حشر میں ملجاوماویٰ:

(7) اَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِينَ وَلَا فَخْرَ ترجمہ: میں ہی تمام رسولوں کا قائد (سردار) ہوں گا فخر نہیں ہے۔[15]

(8) اَنَا سَيِّدُ وَلَدِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ ترجمہ: میں ہی قیامت کے دن اولادِ آدم کا سردار ہوں گا اور فخر نہیں۔[16]

(9) اَنَا مُبَشِّرُهُمْ اِذَا اَيِسُوا ترجمہ: جب لوگ مایوس ہو جائیں گے تو میں ہی انہیں خوشخبری دینے والا ہوں۔

(10) اَنَا خَطِيبُهُمْ اِذَا وَفَدُوا ترجمہ: میدانِ حشر میں جب لوگ وفد کی صورت میں میرے پاس آئیں گے تو ان کی طرف سے اللہ کی بارگاہ میں ہی نمائندہ بنوں گا۔[17]

---

(14) مراٰۃ المناجیح، 8/23

(15) دارمی، 1/40، حدیث: 49

(16) ترمذی، 5/354، حدیث: 3635

(17) ترمذی، 5/352، حدیث: 3630

(11) اَنَا مُسْتَشْفِعُھُمْ اِذَا حُبِسُوا ترجمہ: میں ہی ان کا شفیع ہوں گا جب ان کو روک دیا جائے گا۔[18]

(12) اَنَا خَطِیبُھُمْ اِذَا اَنْصَتُوا ترجمہ: جب لوگ خاموش ہونگے تو میں ہی ان کا ترجمان ہوں گا۔[19]

ان احادیثِ کریمہ میں حضور نبیِّ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے میدانِ حشر میں، ساری مخلوق کے ملجاوماویٰ (یعنی پناہ گاہ)، قائد، سردار، شفیع ہونے کا بیان ہے۔

یہ خلق پھری کہاں سے کہاں تمہارے لئے

میدانِ حشر ملکِ شام کی زمین پر قائم ہو گا۔ اُس دن زمین تانبے کی ہو گی اور آفتاب ایک میل کے فاصلہ پر ہو گا۔ تپش سے بھیجے کھولتے ہوں گے اور اس کثرت سے پسینہ نکلے گا کہ ستّر گز زمین میں جذب ہو جائے گا۔ حشر کی اس گرمی اور پریشانی میں پریشان حالوں کے لئے شافع محشر صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ذات گرامی کس طرح خیر خواہی کا ذریعہ بنے گی، اس کی منظر کشی صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہِ علیہ کے قلم سے ملاحظہ فرمائیے:

---

(18) مشکاۃ المصابیح، 2/357، حدیث: 5765

(19) دارمی، 1/39، حدیث: 48

اب آپس میں مشورہ کریں گے کہ کوئی اپنا سفارشی ڈھونڈنا چاہیے کہ ہم کو اِن مصیبتوں سے رہائی دلائے، ابھی تک تو یہی نہیں پتا چلتا ہے کہ آخر کدھر کو جانا ہے، یہ بات مشورے سے قرار پائے گی کہ حضرت آدم علیہ السّلام ہم سب کے باپ ہیں، اللہ تعالیٰ نے اِن کو اپنے دستِ قدرت سے بنایا اور جنت میں رہنے کو جگہ دی اور مرتبہ نبوت سے سرفراز فرمایا، اُن کی خدمت میں حاضر ہونا چاہیے، وہ ہم کو اِس مصیبت سے نجات دلائیں گے۔

غرض اُفتاں وخیزاں (گرتے پڑتے بدحواسی کی حالت میں) کس کس مشکل سے اُن کے پاس حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے:

اے آدم! آپ ابو البشر ہیں، اللہ عزوجل نے آپ کو اپنے دستِ قدرت سے بنایا اور اپنی چُنی ہوئی روح آپ میں ڈالی اور ملائکہ سے آپ کو سجدہ کرایا اور جنت میں آپ کو رکھا، تمام چیزوں کے نام آپ کو سکھائے، آپ کو صفی کیا، آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حالت میں ہیں؟ آپ ہماری شفاعت کیجیے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے نجات دے۔[20]

---

(20)بخاری،4/554،حدیث:7440

فرمائیں گے: میرا یہ مرتبہ نہیں، مجھے آج اپنی جان کی فکر ہے،(21) آج رب عزوجل نے ایسا غضب فرمایا ہے کہ نہ پہلے کبھی ایسا غضب فرمایا، نہ آئندہ فرمائے، تم کسی اور کے پاس جاؤ!(22)

لوگ عرض کریں گے: آخر ہم کس کے پاس جائیں؟

فرمائیں گے:(23) نُوح کے پاس جاؤ، کہ وہ پہلے رسول ہیں کہ زمین پر ہدایت کے لئے بھیجے گئے۔(24)

لوگ اُسی حالت میں حضرت نُوح علیہ السّلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور اُن کے فضائل بیان کرکے عرض کریں گے (25) کہ آپ اپنے ربّ کے حضور ہماری شفاعت کیجیے کہ وہ ہمارا فیصلہ کردے۔

یہاں سے بھی وہی جواب ملے گا کہ میں اس لائق نہیں، مجھے اپنی پڑی

---

(21) مسند احمد، 1/603، حدیث: 2546
(22) بخاری، 2/415، حدیث: 3340
(23) خصائص الکبری، 2/383
(24) بخاری، 4/542، حدیث: 7410
(25) بخاری، 2/415، حدیث: 3340

ہے، [26] تم کسی اور کے پاس جاؤ! [27]

عرض کریں گے، کہ آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں؟

فرمائیں گے: [28] تم ابراہیم خلیل اللہ کے پاس جاؤ، [29] کہ اُن کو اللہ تعالیٰ نے مرتبہ خُلّت (یعنی دوستی کے رتبے) سے ممتاز فرمایا ہے۔ [30]

لوگ یہاں حاضر ہوں گے، وہ بھی یہی جواب دیں گے کہ میں اِس کے قابل نہیں، مجھے اپنا اندیشہ ہے۔

مختصر یہ کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ الصّلوٰۃ و السّلام کی خدمت میں بھیجیں گے، وہاں بھی وہی جواب ملے گا،

پھر موسیٰ علیہ السّلام حضرت عیسیٰ علیہ الصّلوٰۃ و السّلام کے پاس بھیجیں گے، وہ بھی یہی فرمائیں گے: کہ میرے کرنے کا یہ کام نہیں، [31] آج میرے رب نے وہ غضب فرمایا ہے، کہ ایسا نہ کبھی فرمایا، نہ فرمائے، مجھے اپنی جان کا ڈر ہے، تم کسی دوسرے

---

(26) مسند احمد، 1/603، حدیث: 2546
(27) بخاری، 3/260، حدیث: 4712
(28) خصائص الکبریٰ، 2/383
(29) مسند احمد 1/603، حدیث: 2546
(30) مسند احمد، 1/21، حدیث: 15
(31) مسند احمد، 1/603، 604، حدیث: 2546

کے پاس جاؤ، [32]

لوگ عرض کریں گے: آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں؟

فرمائیں گے: تم اُن کے حضور حاضر ہو، جن کے ہاتھ پر فتح رکھی گئی، جو آج بے خوف ہیں، [33] اور وہ تمام اولادِ آدم کے سردار ہیں، تم محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہو، وہ خاتم النبیین ہیں، وہ آج تمہاری شفاعت فرمائیں گے، اُنہیں کے حضور حاضر ہو، وہ یہاں تشریف فرماہیں۔ [34]

اب لوگ پھرتے پھِراتے، ٹھوکریں کھاتے، روتے چلّاتے، دُہائی دیتے حاضرِ بارگاہِ بے کس پناہ ہو کر عرض کریں گے: [35] اے محمد! [36] اے اللہ کے نبی! حضور کے ہاتھ پر اللہ عزوجل نے فتحِ باب رکھا ہے، آج حضور مطمئن ہیں، [37] اِن کے علاوہ اور بہت سے فضائل بیان کرکے عرض کریں گے،

حضور ملاحظہ تو فرمائیں ہم کس مصیبت میں ہیں! اور کس حال کو پہنچے! حضور

---

(32) بخاری، 3/260، حدیث: 4712
(33) خصائص الکبری، 2/383 ملتقطاً
(34) مسند احمد، 1/21، حدیث: 15
(35) فتاوی رضویہ، 30/223
(36) بخاری، 3/260، حدیث: 4712
(37) خصائص الکبری، 2/383 ملتقطا

بارگاہِ خداوندی میں ہماری شفاعت فرمائیں اور ہم کو اس آفت سے نجات دلوائیں۔[38] جواب میں ارشاد فرمائیں گے: ”اَنَا لَهَا“[39] میں اس کام کے لیے ہوں، ”اَنَا صَاحِبُكُمْ“[40] میں ہی وہ ہوں جسے تم تمام جگہ ڈھونڈ آئے، یہ فرماکر بارگاہِ عزّت میں حاضر ہوں گے اور سجدہ کریں گے، ارشاد ہوگا: ”يَا مُحَمَّدُ! اِرْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ“ اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو، تمہاری بات سنی جائے گی اور مانگو جو کچھ مانگو گے ملے گا اور شفاعت کرو، تمہاری شفاعت مقبول ہے۔

پھر تو شفاعت کا سلسلہ شروع ہو جائے گا، یہاں تک کہ جس کے دل میں رائی کے دانہ سے کم سے کم بھی ایمان ہوگا، اس کے لیے بھی شفاعت فرماکر اُسے جہنم سے نکالیں گے، یہاں تک کہ جو سچے دل سے مسلمان ہوا اگرچہ اس کے پاس کوئی نیک عمل نہیں ہے، اسے بھی دوزخ سے نکالیں گے۔[41]

عاشقِ شافعِ محشر مولانا حسن رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب کہا ہے:

---

(38) مسلم، ص125، حدیث:327
(39) بخاری، 4/577 حدیث:7510
(40) معجم کبیر، 6/248، حدیث:6117
(41): بخاری، 4/577، 578، حدیث:7510

فقط اتنا سبب ہے انعقادِ بزمِ محشر کا

کہ ان کی شانِ محبوبی دکھائی جانے والی ہے[42]

نوٹ: میدانِ محشر کے یہ احوال کئی احادیث کریمہ کا خلاصہ ہے، ان احادیث کریمہ کی مکمل تفصیل کے لئے المدینۃ العلمیہ کی تخریج شدہ بہارِ شریعت، جلد 1، حصہ اوّل، صفحہ 132 تا 139 ملاحظہ فرمائیے۔

میدانِ حشر اور شفاعت

(13) اَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَ اَوَّلُ مُشَفَّعٍ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَلَا فَخْرَ ترجمہ: میں ہی پہلا شفاعت کرنے والا ہوں اور قیامت کے دن میری ہی شفاعت سب سے پہلے قبول کی جائے گی اور یہ فخر یہ نہیں کہتا۔[43]

اس حدیثِ مبارکہ میں رسولِ رحمت، حضور خاتمُ النّبیّن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے شفیع و شافع اور سب سے پہلے شفاعت کرنے والے ہونے کا بیان ہوا ہے اور آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اسمائے طیبہ میں سے ایک بڑا ہی پیارا نام "شافع" بھی ذکر ہوا ہے جس سے ہم گناہگاروں کو رحمتِ ربِّ کائنات پانے کی ڈھارس بندھتی ہے۔

---

(42) ذوقِ نعت، ص 161

(43) ترمذی، 5/354، حدیث: 3636

شَفاعت کے لغوی معنٰی وسیلہ اور طلب کے ہیں جبکہ شرعی طور پر کسی دوسرے کے لئے خیر مانگنا شفاعت کہلاتا ہے۔[44]

شفاعت کا موضوع دینِ اسلام میں بہت اہمیت رکھتا ہے۔یہود و نصاریٰ نے شفاعت و سفارش کے مفہوم و معنٰی میں بہت زیادہ غلو کیا جبکہ مسلمان کہلانے والے بعض حرمان نصیبوں نے اس کا سرے ہی سے انکار کردیا اور بعض نے مانا لیکن بہت مبہم اور عجیب انداز میں، جبکہ شریعتِ اسلامیہ میں اس کا عقیدہ رکھنا واجب ہے[45] بلکہ بحر الرائق میں تو ہے کہ ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم شفاعت فرمائیں گے اور جو نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی شفاعت کا منکر ہو اس کے پیچھے نماز جائز نہیں اس لئے کہ وہ کافر ہے۔[46]

عقیدہ شفاعت میں تو یہ بھی شامل ہے کہ صرف حضور خاتمُ النّبیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم ہی نہیں بلکہ آپ کے علاوہ انبیا و ملائکہ اور عُلَما و شُہدا، صالحین اور کثیر مؤمنین، قراٰنِ مجید، روزے اور کعبۃُ اللہ وغیرہ سب شفاعت کریں گے اور یہ

---

(44) شرح الصاوی علی جوہرۃ التوحید، ص400

(45) المعتقد المنتقد، ص250

(46) البحر الرائق، 1/611 ملتقطاً

عقیدہ رکھنا واجب ہے۔[47]

اس مقام پر عاشقِ سیّدِ عالَم، امامِ عشق و محبت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: اللہ پاک کی بارگاہ میں بلاواسطہ شفاعت قراٰنِ کریم اور نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ہوگی۔ اسی لئے روزِ قیامت تمام شفاعت کرنے والے فرشتے، انبیائے کرام علیہمُ الصّلوٰۃ والثناء، اولیا و عُلما، حفّاظ و شُہدا اور حجاج و صُلَحا کی شفاعت نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں ہوگی۔ ان کی رسائی انہی تک ہوگی، نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ان لوگوں کی شفاعت بھی فرمائیں گے جن کا ذِکر ان حضرات نے کیا ہوگا اور اُن کی بھی شفاعت فرمائیں گے جن کا ذکر نہ کیا ہوگا۔ ہمارے نزدیک یہ معنیٰ احادیث سے مؤکّد ہے۔[48]

اسی بات کو امامِ اہلِ سنّت رحمۃُ اللہِ علیہ منظوم انداز میں یوں بیان فرماتے ہیں

؎

سب تُمہارے در کے رَستے

ایک تم راہِ خُدا ہو

([47])المعتقد المنتقد، ص247

([48])المعتقد المنتقد، ص240

سب تمہارے آگے شافع
تم حضورِ کبریا ہو
سب کی ہے تم تک رَسائی
بارگہ تک تم رَسا ہو[49]

محشر کے ہولناک حالات میں سب سے پہلے شفاعت فرمانے والے ہمارے پیارے نبی حضرت محمدِ مصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہی ہوں گے کیونکہ جب تک حضور پُر نور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم شفاعت کا دروازہ نہیں کھولیں گے کسی کو بھی شفاعت کی اجازت نہ ہو گی۔

حضور نبیِّ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا سب سے پہلے شفاعت فرمانا مقامِ شفاعتِ کبریٰ ہے جیسا کہ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: شفاعت دو قسم کی ہے: شفاعتِ کُبریٰ اور شفاعتِ صُغریٰ۔ شفاعتِ کُبریٰ صرف حضور (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کریں گے، اس شفاعت کا فائدہ ساری خَلقت حتّٰی کہ کفّار کو بھی پہنچے گا کہ اس شفاعت کی برکت سے حساب کتاب شروع ہو جائے گا اور قِیامت کے میدان سے نَجات ملے گی، یہ شفاعت حضور ہی کریں گے، اس وقت کوئی نبی اس شفاعت

---

(49) حدائقِ بخشش، ص 342

کی جرأت نہ فرمائیں گے۔ شفاعتِ صُغریٰ ظہورِ فضل کے وقت ہو گی، یہ شفاعت بہت لوگ بلکہ قراٰن، رَمَضان، خانۂ کعبہ بھی کریں گے۔ حضور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم رفعِ درجات کے لئے صالحین حتّٰی کہ نبیوں کی بھی شفاعت فرمائیں گے اور گناہوں کی معافی کے لئے ہم گنہگاروں کی شفاعت کریں گے لہٰذا آپ کی شفاعت سے انبیاءِ کرام بھی فائدہ اٹھائیں گے۔ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا شَفَاعَةَ حَبِیْبِكَ صلَّی اللہ علیہ وسلَّم حضور کی شفاعت ہم گنہگاروں کا سہارا ہے۔ (50)

شفاعت کی قسمیں

حضور سیّدِ عالَم، جنابِ محمد مصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شفاعت کئی طرح کی ہو گی، چنانچہ شیخِ محقق شاہ عبدُ الحق مُحدِّث دِہلوی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں:

شَفاعت کی پہلی قسم شَفاعَتِ عُظمیٰ ہے۔

دوسری قسم کی شَفاعت ایک قوم کو بے حساب جنَّت میں داخِل کروانے کے لئے ہو گی اور یہ شَفاعت بھی ہمارے نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لئے ثابِت ہے اور بعض عُلَمائے کرام کے نزدیک یہ شَفاعت حُضُورِ انور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہی کے ساتھ خاص ہے۔

---

(50) مراٰۃُ المناجیح، 7 / 403 ملتقطاً

تیسری قسم کی شَفاعت اُن لوگوں کے بارے میں ہوگی کہ جن کی نیکیاں اور بُرائیاں برابر برابر ہوں گی اور شَفاعت کی مدد سے جنَّت میں داخِل ہوں گے۔

چوتھی قسم کی شَفاعت اُن لوگوں کے لئے ہوگی جو کہ دوزخ کے حق دار ہو چکے ہوں گے تو حضورِ پُرنور، شافعِ یومُ النُّشور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم شَفاعَت فرما کر اُن کو جنَّت میں لائیں گے۔

پانچویں قسم کی شَفاعت مرتبے کی بُلندی اور بُزُرگی کے اضافے کے لئے ہوگی۔

چھٹی قسم کی شَفاعت اُن گنہگاروں کے بارے میں ہوگی جو کہ جہنَّم میں پہنچ چکے ہوں گے اور شَفاعت کی وجہ سے نکل آئیں گے اور اِس طرح کی شَفَاعت دیگر انبیائے کرام علیہمُ الصَّلوٰۃ والسّلام، فِرِشتے، عُلَما اور شُہَدا بھی فرمائیں گے۔

ساتویں قسم کی شَفاعت جنَّت کا دروازہ کھولنے کے بارے میں ہوگی۔

آٹھویں قسم کی شَفاعت خاص کر مدینۂ منوّرہ زادھا اللہ شرفاً وتعظیماً والوں اور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے روضۂ انور کی زیارت کرنے والوں کے لئے خُصُوصی طریقے پر ہوگی۔ (51)

---

(51) اشعۃ اللمعات، 4 / 404 ملخصاً

شفاعت کی یہ تمام اقسام مختلف احادیثِ کریمہ میں بیان ہوئی ہیں، آیئے کلامِ سرورِ کائنات کا لطف پانے اور شفاعتِ سیّدُ الکونین کی طلب و تڑپ مزید بڑھانے کے لئے 5 احادیثِ شفاعت ملاحظہ کیجئے:

(1) خُيِّرْتُ بَيْنَ الشَّفَاعَةِ وَبَيْنَ اَنْ تَدْخُلَ نِصْفُ اُمَّتِی الْجَنَّةَ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ لِاَنَّهَا اَعَمُّ وَاَكْفٰى اَتَرَوْنَهَا لِلْمُتَّقِيْنَ؟ لَا وَلٰكِنَّهَا لِلْمُذْنِبِيْنَ الْخَطَّائِيْنَ الْمُتَلَوِّثِيْنَ

یعنی اللہ پاک نے مجھے اختیار دیا کہ یا تو شفاعت لو یا یہ کہ تمہاری آدھی امّت جنّت میں جائے، میں نے شفاعت لی کہ وہ زیادہ تمام اور زیادہ کام آنے والی ہے، کیا تم یہ سمجھ رہے ہو کہ میری شفاعت پاکیزہ مسلمانوں کے لئے ہے؟ نہیں بلکہ وہ اُن گنہگاروں کے واسطے ہے جو گناہوں میں آلودہ اور سخت خطاکار ہیں۔[52]

(2) شَفَاعَتِیْ لِاَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِی یعنی میری شفاعت میری اُمت میں اُن کے لئے ہے جو کبیرہ گناہ والے ہیں۔[53]

(3) اِنِّی لَاَرْجُوْ اَنْ اَشْفَعَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَدَدَ مَا عَلَى الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ وَمَدَرَةٍ یعنی میں امید کرتا ہوں کہ رُوئے زمین پر جتنے درخت اور پتّھر ہیں قیامت کے دن

[52] ابن ماجہ، 4/524، حدیث:4311- مسند احمد، 2/366، حدیث:5453 واللفظ ابن ماجہ

[53] ابوداؤد، 4/311، حدیث:4739- ترمذی، 4/198، حدیث:2443، 2444

میں ان سب کی تعداد کے برابر لوگوں کی شفاعت کروں گا۔[54]

(4) آتِیْ جَهَنَّمَ فَاَضْرِبُ بَابَهَا فَيُفْتَحُ لِیْ فَاَدْخُلُ فَاَحْمَدُ اللهَ مَحَامِدَ مَا حَمِدَهٗ اَحَدٌ قَبْلِیْ مِثْلَه وَلَا يَحْمَدُهٗ اَحَدٌ بَعْدِیْ ثُمَّ اُخْرِجُ مِنْهَا مَنْ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُخْلِصاً یعنی میں جہنم کے پاس آؤں گا اور اس کے دروازے پر دستک دوں گا تو وہ میرے لئے کھول دیا جائے گا اور میں اس میں داخل ہو جاؤں گا اور وہاں خُدا کی ایسی تعریف کروں گا جو نہ مجھ سے پہلے کسی نے کی، نہ میرے بعد کوئی کرے گا، پھر میں دوزخ سے ہر اس شخص کو نکال لوں گا جس نے خالص دل سے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہا۔[55]

(5) لِلْاَنْبِيَاءِ مَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ فَيَجْلِسُوْنَ عَلَيْهَا وَيَبْقٰى مِنْبَرِیْ لَا اَجْلِسُ عَلَيْهِ اَوْ لَا اَقْعُدُ عَلَيْهِ قَائِمًا بَيْنَ يَدَیْ رَبِّیْ مَخَافَةَ اَنْ يُّبْعَثَ بِیْ اِلَى الْجَنَّةِ وَيَبْقٰى اُمَّتِیْ مِنْ بَعْدِیْ فَاَقُوْلُ: يَا رَبِّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ فَيَقُوْلُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: يَا مُحَمَّد مَا تُرِيْدُ اَنْ اَصْنَعَ بِاُمَّتِكَ ﷺ فَاَقُوْلُ: يَا رَبِّ عَجِّلْ حِسَابَهُمْ فَمَا اَزَالُ اَشْفَعُ حَتّٰى اُعْطٰى صِكَاكًا بِرِجَالٍ قَدْ بُعِثَ بِهِمْ اِلَى النَّارِ وَآتِیْ مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ يَقُوْلُ: يَا مُحَمَّدُ مَا تَرَكْتَ لِلنَّارِ لِغَضَبِ رَبِّكَ فِیْ اُمَّتِكَ مِنْ بَقِيَّةٍ

---

(54) مسند احمد، 9/7، حدیث: 23004

(55) معجم اوسط، 3/53، حدیث: 3845

یعنی انبیا کے لئے سونے کے منبر بچھائیں گے وہ ان پر بیٹھیں گے، اور میرا منبر باقی رہے گا میں اس پر نہیں بیٹھوں گا بلکہ اپنے رب کے حُضور کھڑا رہوں گا اس ڈر سے کہ کہیں ایسا نہ ہو مجھے جنّت میں بھیج دے اور میری امّت میرے بعد رہ جائے، پھر میں عرض کروں گا: اے میرے رب! میری امّت، میری امّت۔ اللہ پاک فرمائے گا: اے محمد! تیری کیا مرضی ہے میں تیری امّت کے ساتھ کیا کروں؟ میں عرض کروں گا: اے میرے رب! اِن کا حساب جلد فرما دے۔ پس میں شفاعت کرتا رہوں گا یہاں تک کہ مجھے اُن کی رہائی کی چٹھیاں ملیں گی جنہیں دوزخ بھیجا جا چکا تھا، میں مالک داروغۂ دوزخ کے پاس آؤں گا وہ عَرْض کرے گا: اے محمد! آپ نے اپنی اُمت میں دوزخ کے لئے اپنے رب کا غضب نام کو بھی نہ چھوڑا۔[56]

محبوبِ خدا سے ملنے کی جگہ

(14) اَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الحَوْضِ ترجمہ: میں حوض (کوثر) پر تمہارا پیش رو ہوں گا۔[57]

---

[56] مستدرک للحاکم، 1/242، حدیث: 228 ملتقطاً- معجم اوسط، 2/178، حدیث: 2937 واللفظ مستدرک۔
[57] بخاری، 4/270، حدیث: 6589

(15) أَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ ترجمہ: میں تمہارا گواہ ہوں گا۔[58]

ایسی احادیثِ مبارکہ ذخیرۂ حدیث میں الفاظ کے مختصر سے فرق سے بکثرت موجود ہیں۔ بعض روایات میں "أَنَا" کی جگہ "إِنِّي" مروی ہے، نیز بعض روایات میں یہ دونوں فرامین ایک ہی روایت میں بھی مروی ہیں اور "أَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ" کے الفاظ جدا بھی مروی ہیں۔

نیز کثیر روایات سے پتا چلتا ہے کہ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے یہ مبارک فرامین ایک نہیں بلکہ کئی مواقع پر ارشاد ہوئے۔

ایک تفصیلی روایت میں ہے کہ حضور نبیِّ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے شہدائے اُحد پر آٹھ سال کے بعد ایسے نماز پڑھی کہ جیسے آپ زندوں اور فوت شدگان سے رخصت ہو رہے ہوں، پھر آپ منبر پر جلوہ گر ہوئے اور فرمایا: میں تمہارے آگے پیش رو ہوں اور میں تمہارا گواہ ہوں اور تمہارے وعدہ کی جگہ حوض ہے اور میں اسے اپنی اس جگہ سے دیکھ رہا ہوں اور میں تم پر یہ خوف نہیں کرتا کہ تم میرے بعد شرک کروگے لیکن میں تم پر دنیا کا خوف کرتا ہوں کہ تم اس میں رغبت کر جاؤ۔

---

(58) بخاری، 3/45، حدیث: 4085

صحابۂ کرام اس فرمان سے سمجھ گئے تھے کہ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پردہ فرمانے کا وقت قریب آچکا ہے جیسا کہ راویِ حدیث حضرت عقبہ بن عامر فرماتے ہیں: "فَكَانَتْ آخِرَ نَظْرَةٍ نَظَرْتُهَا اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یعنی حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے یہ فرماتے وقت جو میں نے دیدار کیا یہ آخری دیدار تھا۔"[59]

اے عاشقانِ رسول! ان روایات میں رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دو مبارک اوصاف کا بیان ہے: (1) فَرَط (2) شَہِیدٌ

"فَرَط" فَرَطَ يَفْرُطُ سے صفتِ مشبہ کا صیغہ ہے۔[60] اس کے معنیٰ ہیں پیش رو، راہنمائی کرنے والا، آگے جانے والا۔ محاورہ عرب میں فَرط اُسے کہتے ہیں جو لشکر یا قافلے سے پہلے آگے جاکر پانی وغیرہ کی جگہ تلاش کرے اور آنے والوں کے ٹھہراؤ وغیرہ کا انتظام کرے جیسا کہ حافظ عراقی رحمۃُ اللہِ علیہ نے لکھا ہے۔[61]

فرط کے معنیٰ و مفہوم کو مزید وضاحت کے ساتھ سمجھنے کے لئے یہ دو روایات اور شرح پڑھئے:

---

[59] بخاری، 3/33، حدیث: 4042

[60] مراٰۃ المناجیح، 7/408

[61] طرح التثریب، 3/296

مؤمنین کے جو بچے نابالغی میں فوت ہو جاتے ہیں انہیں بھی والدین کے لئے فرط فرمایا گیا ہے جیسا کہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ بابرکت ہے: مَنْ كَانَ لَهُ فَرَطَانِ مِنْ أُمَّتِي أَدْخَلَهُ اللهُ بِهِمَا الْجَنَّةَ یعنی میری امت میں سے جس کے دو بچے فرط ہوں (یعنی نابالغی میں ہی فوت ہو کر آگے چلے گئے) اللہ کریم ان کے سبب اسے جنّت میں داخل فرمائے گا۔ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رضی اللہُ عنہا نے عرض کی: اور جس کا ایک بچہ پیشوائی کے لئے گیا ہو تو؟ فرمایا: وہ ایک بچہ بھی اس کی پیشوائی کرے گا۔ عرض کی: آپ کی اُمّت میں جس کی پیشوائی کے لئے کوئی نہ ہو تو؟ فرمایا: فَأَنَا فَرَطُ أُمَّتِي لَنْ يُّصَابُوا بِمِثْلِي تو میں اپنی امت کا پیش رو ہوں، وہ میرے جیسا پیشوا ہرگز نہ پائیں گے۔[62]

انبیا کے اپنی اُمّت کے لئے فرط ہونے کے بارے میں ایک حدیثِ پاک ملاحظہ کیجئے: اِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ اِذَا اَرَادَ رَحْمَةَ اُمَّةٍ مِنْ عِبَادِهٖ قَبَضَ نَبِيَّهَا قَبْلَهَا فَجَعَلَهٗ لَهَا فَرَطًا وَسَلَفًا بَيْنَ يَدَيْهَا وَاِذَا اَرَادَ هَلَكَةَ اُمَّةٍ عَذَّبَهَا وَنَبِيُّهَا حَيٌّ یعنی اللہ رب العزّت جب اپنے بندوں میں سے کسی امت پر رحمت چاہتا ہے تو اس کے نبی کو اس سے پہلے وفات دیتا ہے پھر اس نبی کو اس کے آگے پیش رو بناتا ہے اور جب

---

(62) ترمذی، 2/333، حدیث: 1064

کسی گروہ کی ہلاکت کا ارادہ کرتا ہے تو اسے اس کے نبی کی زندگی میں عذاب دیتا ہے۔[63]

مشہور مفسر و محدث حکیمُ الامّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرط اور اس سے متعلقہ حدیثِ مبارکہ کی شرح کرتے ہوئے کیا ہی ایمان افروز جملے تحریر فرماتے ہیں چنانچہ مرأۃ المناجیح میں ہے: فرط بمعنی فارط ہے جیسے تبع بمعنی تابع۔ فرط وہ شخص ہے جو کسی جماعت سے آگے منزل پر پہنچ کر ان کے طعام قیام وغیرہ تمام ضروریات کا انتظام کرے جس سے وہ جماعت آکر ہر طرح آرام پائے۔ مطلب یہ ہے کہ میں تم سے پہلے جارہا ہوں تاکہ تمہاری شفاعت تمہاری نجات تمہاری ہر طرح کارسازی کروں، تم میں سے جو بھی ایمان پر فوت ہو گا وہ میرے پاس میری حفاظت میرے انتظام میں اس طرح آئے گا جیسے مسافر اپنے گھر آتا ہے بھرے گھر میں۔ مؤمن مرتے ہی حضور کے پاس پہنچتا ہے بلکہ بعض مؤمنوں کی جانکنی کے وقت حضورِ انور انہیں لینے تشریف لاتے ہیں جیسا کہ امام بخاری کا واقعہ ہوا اور بہت مرنے والوں سے سنا گیا کہ حضور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم آ گئے۔ خیال رہے کہ چھوٹے فوت شدہ بچوں کو بھی فرط فرمایا گیا ہے مگر وہ فرطِ ناقص

---

(63) مسلم، ص966، حدیث:5965

ہیں حضورِ انور فرطِ کامل یعنی ہر طرح کے منتظم، نیز "ایدیکم" میں خطاب ساری امت سے ہے نہ کہ صحابۂ کرام سے، حضور اپنی امت کے دائمی منتظم ہیں۔[64]

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں: مؤمن مر کر نہ تو لاوارث ہوتا ہے نہ اجنبی گھر میں جاتا ہے، اس کے والی وارث حضور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم اس سے پہلے وہاں پہنچ چکے ہیں، ان کی آغوشِ رحمت میں جاتا ہے، بھرے گھر میں اترتا ہے۔[65]

ان بیان کردہ احادیثِ مبارکہ پر غور کریں تو یہ چند نِکات سامنے آتے ہیں:

☆ حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کا دنیا سے رخصت ہونے کا اشارہ فرمانا۔

☆ صحابۂ کرام کے جدائی کے غم کو ملحوظ فرماتے ہوئے وجہِ رخصت بیان فرمانا۔

☆ پردہ فرمانے کے باوجود احوالِ اُمّت پر گواہ ہونے کا فرمانا۔

☆ پردہ میں ہونے کے باوجود پاس ہونے کا اشارہ فرمانا۔

☆ اُمّت پر حاضر وناظر ہونا۔

☆ حوضِ کوثر پر ملنے اور منتظر و منتظم ہونے کا فرمانا۔

---

(64) مرأۃ المناجیح، 8/286

(65) مرأۃ المناجیح، 8/314۔

☆حوضِ کوثر کے وجود اور مشاہدہ کا ذکر فرمانا۔

☆خزائنِ الٰہیہ کے مالک و مختار ہونے کا ذکر فرمانا۔

رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی گواہی اور مشاہدہ

پچھلے صفحات میں 2 فرامین مبارکہ ذکر کئے گئے تھے:

☆اَنَا فَرَطُکُمْ عَلَی الْحَوْضِ یعنی میں حوض (کوثر) پر تمہارا پیش رو ہوں گا۔[66]

☆اَنَا شَھِیْدٌ عَلَیْکُمْ یعنی میں تمہارا گواہ ہوں گا۔[67]

ان فرامینِ مبارکہ میں حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دو مبارک اوصاف "فَرَط" اور "شَھِیْدٌ" کا بیان ہے۔

وصفِ مبارک "فَرَط" کے تحت کچھ تفصیل بیان ہو گئی تھی۔ آیئے وصفِ مبارک "فَرَط" کے تحت مزید ایک نکتہ اور وصفِ عظیم "شَھِیْدٌ" کے تحت کچھ نکات ملاحظہ کیجئے۔

دنیا سے رخصت ہونے کا اشارہ اور حشر میں ملنے کا وعدہ:

فرمانِ مبارک "اَنَا فَرَطُکُمْ یعنی میں تمہارے آگے جانے والا ہوں" میں اس

---

(66) بخاری، 4/270، حدیث: 6589

(67) بخاری، 3/45، حدیث: 4085

جانب اشارہ ہے کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنے اصحابِ کرام سے رخصت ہونے والے ہیں۔ یہ ایسی بات تھی کہ یقینی طور پر عُشّاق غمگین ہو جاتے، لیکن آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے عشاق کو یہ خوشخبری بھی سنائی کہ "اِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْحَوْضُ یعنی تمہارے ملنے کی جگہ حوض ہے۔"(68)

اسمائے الٰہیہ میں سے عطائے اسماء:

محترم قارئین! آپ جانتے ہی ہیں کہ اللہ کریم کے کئی مبارک نام ایسے ہیں جو ربّ العزّت نے اپنے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو بھی عطا فرمائے ہیں جیسے رَءُوف، رحیم، حکیم، عادل، صادق، نور، ھادی وغیرہ۔ رئیسُ المتکلمین مفتی نقی علی خان رحمۃ اللہِ علیہ نے 67 اسمائے مبارکہ لکھے ہیں جو اللہ کریم نے اپنے ناموں میں سے رسولِ رحیم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو عطا فرمائے ہیں۔ (69)

اسی طرح "شہید" بھی اللہ ربّ العزّت کا اسمِ مبارک ہے جو رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو بھی عطا ہوا۔

---

(68) بخاری، 3/33، حدیث: 4042

(69) سرور القلوب فی ذکر المحبوب، ص 318

شہید کے معنٰی:

لغت میں "شہید" کے معنٰی ہیں گواہ، حاضر و ناظر وغیرہ۔ مشہور عربی لغت لسانُ العرب سمیت کئی لغات میں لکھا ہے کہ اَلشَّھِیدُ الَّذِی لَا یَغیب عَنْ عِلْمِہٖ شَیْءٌ یعنی شہید وہ ہے جس کے علم سے کوئی چیز غائب نہ ہو۔[70]

"گواہ" اور "گواہی" پر نہایت نفیس کلام:

حکیمُ الاُمّت، عظیم محدّث مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ نے حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے "گواہ" ہونے کے عنوان پر بہت ہی عشق بھرا کلام فرمایا ہے، اس کلام کی اہمیت کے پیشِ نظر یہاں پیش کیا جاتا ہے:

گواہ میں بہت صفات ہوتی ہیں مگر تین صفات لازم ہیں:

(1) گواہ گواہی حاصل کرتے وقت واردات کے موقع پر حاضر ہو کر مشاہدہ کرے اور گواہی دیتے وقت حاکم کے روبرو حاضر ہو، اسی لئے اسے شاہد یا شہید کہتے ہیں یعنی حاضر۔

(2) مدعی کی انتہائی کوشش ہوتی ہے کہ گواہ کامیاب ہو، تاکہ مقدمہ کامیاب ہو، مُدّعاعَلَیہ گواہ کے ناکام کرنے کی کوشش کرتا ہے، وہ ہی گواہ پر جرح

---

(70) لسان العرب، 2/2107

کرتا ہے، وہ ہی گواہ کے علم پر اعتراض کرتا ہے اور کہتا ہے کہ گواہ بے خبر ہے۔

(3) گواہ پر اعتراض درپردہ مُدّعی پر اعتراض ہے، اسی لئے مُدّعا علیہ، گواہ کا دشمن ہوتا ہے، نبی صلَّی اللہ علیہ وسلَّم دنیا میں خلق کے سامنے خالق کے، جنت و دوزخ کے اور تمام غیبی چیزوں کے گواہ ہیں۔ لہٰذا دنیا میں تشریف آوری سے پہلے خالق کے قربِ خاص میں رہ کر تمام چیزوں کا مشاہدہ فرما کر یہاں تشریف لائے اور آخرت میں خالق کے سامنے مخلوق کے گواہ ہوں گے۔

لہٰذا ضروری ہے کہ ہر مخلوق کے ہر حال سے باخبر ہوں، ورنہ گواہی کیسی؟ نیز آج جو حضور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کے علم پر اعتراض کر رہے ہیں، سمجھ لو کہ حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی گواہی ان کے خلاف ہونے والی ہے، اور یہ لوگ مُدّعا عَلیہ ہیں۔ کیونکہ گواہ کے علم کی تنقیص وہ کرے گا جس کے خلاف گواہی ہو۔

نیز حضور علیہ السّلام کے علم اور کمالات کی مخالفت درپردہ رب تعالیٰ کی مخالفت ہے، کیونکہ حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام رب تعالیٰ کے گواہ ہیں۔

خیال رہے کہ حضور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کی گواہی چار طرح کی ہے، خالق کے گواہ مخلوق کے سامنے، مخلوق کے گواہ خالق کے سامنے، خالق کے گواہ خالق کے پاس، مخلوق کے گواہ مخلوق کے سامنے، جس کے جنتی ہونے کی حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام گواہی

دیں، وہ یقینا جنتی ہے، جسے اچھا کہہ دیں، وہ اچھا ہے جسے برا کہہ دیں وہ برا ہے۔ جس چیز کو حلال فرمادیں وہ حلال ہے جسے حرام کہہ دیں وہ حرام۔ کیونکہ گواہ مطلق ہیں۔[71]

شہید کے ایک معنیٰ "حاضر وناظر":

شہید کے ایک معنیٰ "حاضر اور موجود" بھی ہیں اس کے تحت حکیمُ الاُمّت رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں:

حاضر کے معنی بھی ہو سکتے ہیں، یعنی آپ عالَم کے ذرہ ذرہ میں حاضر و ناظر ہیں۔

یہاں اتنا سمجھ لو کہ آج حکیم یہ کہتے ہیں کہ دوا کی طاقت مرض سے زیادہ ہونا چاہیئے، تاکہ مرض کو دبا سکے ورنہ دوا خود مرض سے دب جائے گی، شیطان بیماری ہے اور نبی صلَّی اللہ علیہ وسلَّم علاج، جب شیطان کو یہ قوت دی گئی ہے کہ ﴿اِنَّهٗ یَرٰىكُمْ هُوَ وَ قَبِیْلُهٗ مِنْ حَیْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ؕ﴾[72] کہ وہ اور اس کی ذریت تم سب کو ہر وقت دیکھتے ہیں، اور شیطان سارے عالم پر نگاہ رکھتا ہے، کہ جہاں کسی نے نیکی کا ارادہ کیا اور اس نے آکر بہکایا۔ اب حضور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کو بالکل بے خبر رکھا جائے تو رب

---

(71) شانِ حبیب الرحمٰن، ص 182

(72) ترجمہ کنزالایمان: بے شک وہ اور اس کا کنبہ تمہیں وہاں سے دیکھتے ہیں کہ تم انہیں نہیں دیکھتے۔ (پ 8، الاعراف: 27)

تعالیٰ پر اعتراض ہو گا کہ اس نے بیماری قوی پیدا کی دوا کمزور۔ لہٰذا ضروری ہے کہ حضور کو ہدایت دینے کے لئے ہر وقت ہر ایک کی خبر ہو۔ [73]

میں تمہارے پاس ہی ہوں:

رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے حاضر و ناظر ہونے کے حوالے سے حدیثِ پاک "اَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ" کے تحت عظیم محدث امام شہابُ الدّین قَسطلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کے فرمائے گئے کلمات ملاحظہ کیجئے: یعنی میں تمہارے اعمال پر گواہی دینے والا ہوں، گویا کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنے امتیوں کے ساتھ ہی جلوہ فرما ہیں، ان سے آگے نہیں گئے بلکہ ان کے اعمال ملاحظہ فرمانے کے لئے باقی ہیں، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنی ظاہری حیات اور دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد دونوں حالتوں میں اپنے امتیوں کے دنیا و آخرت کے معاملات کے نگہبان ہیں۔ [74]

"اَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ" فرمانے میں اس جانب بھی اشارہ ہے کہ میں تمہارا حوض پر منتظر و منتظَم ہوں گا لیکن تمہارے اعمال بھی دیکھنے والا ہوں لہٰذا حوضِ کوثر سے دور کرنے والے اعمال نہ کرنا۔ جیسا کہ امام شہاب الدین قسطلانی نے شرح بخاری میں نقل فرمایا۔ [75]

---

[73] شانِ حبیب الرحمٰن، ص 183

[74] ارشاد الساری، 3/485، تحت الحدیث: 1344

[75] ارشاد الساری، 13/688، تحت الحدیث: 6590

حضور صلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مشاہدات:

شہید کے حروفِ اصلیہ "ش ہ د" ہیں، باب مُفاعلہ سے اس کا مصدر "مشاہدہ" بنتا ہے۔ حضور نبی رحمت صلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مشاہدہ کی بھی کیا ہی شان ہے چنانچہ شیخِ محقق شیخ عبد الحق محدِّث دہلوی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: سرکارِ دوعالم صلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے حق میں 6 جِہات (Six Directions یعنی دائیں بائیں، آگے پیچھے، اوپر نیچے) ایک جہت کے حکم میں کر دی گئی ہیں (کہ آپ ایک ہی وقت میں تمام جہات کا مشاہدہ فرماتے ہیں)۔[76]

اور آپ صلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا مشاہدہ صرف اپنے قریب قریب نہیں تھا بلکہ ہزاروں لاکھوں میل دور تک بھی مشاہدہ فرمالیتے۔ جیسا کہ مدینۂ طیبہ سے ایک ہزار کلومیٹر سے بھی زیادہ دوری پر ہونے والی جنگِ موتہ کا منظر آپ صلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مسجدِ نبوی شریف میں بیان فرمادیا چنانچہ حضرت انس بن مالک رضی اللّٰہُ عنہ فرماتے ہیں کہ نبیِّ کریم صلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرات زید، جعفر اور اِبنِ رواحہ رضی اللّٰہُ عنہم کی شہادت کی خبر آنے سے پہلے ہی لوگوں کو فرمایا کہ جھنڈا زید نے لیا، وہ شہید ہوگئے، پھر جعفر نے لیا اور وہ بھی شہید ہوگئے، پھر اِبنِ رواحہ نے لیا وہ بھی شہید ہوگئے، حتّٰی کہ جھنڈا اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار نے لیا یعنی خالد بن ولید

---

(76) مدارج النبوۃ، 1/7

نے حتّٰی کہ اللہ نے ان کے ہاتھ پر فتح دی، یہ فرماتے وقت آپ کی آنکھیں اشکبار تھیں۔ (77)

کبھی نماز کی حالت میں جنّت میں انگوروں کے خوشوں تک ہاتھ پہنچ جائے اور جہنم کو بھی ملاحظہ فرمالیں جیسا کہ بخاری شریف میں ہے کہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک دن سورج گرہن کی نماز پڑھائی تو بعدِ نماز لوگوں نے عرض کیا: یارسولَ اللہ! ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے اپنی اس جگہ میں کچھ لیا پھر دیکھا کہ آپ پیچھے ہٹے، فرمایا میں نے جنت ملاحظہ کی تو اس سے خوشہ لینا چاہا اگر لے لیتا تو تم رہتی دنیا تک کھاتے رہتے اور میں نے آگ دیکھی تو آج کی طرح گھبراہٹ والا منظر کبھی نہ دیکھا۔ (78)

اسی طرح آپ نے پوری دنیا کا یوں مشاہدہ فرمالیا کہ جیسے کوئی اپنی ہتھیلی کو دیکھ لیتا ہے۔ (79)

اَنَا فَرَطُکُمْ والی طویل روایت میں "اِنِّیْ وَاللّٰہِ لَاَنْظُرُ اِلٰی حَوْضِی الْآنَ" کے الفاظ بھی ہیں یعنی اللہ کی قسم! میں اپنے حوض کو اس وقت دیکھ رہا ہوں۔ اس سے بھی

---

(77) بخاری، 3/96، حدیث:4262، مسند احمد، 37/257، حدیث:22566

(78) بخاری، 3/463، حدیث:5197

(79) مجمع الزوائد، 8/510، حدیث:14067

آپ کے مشاہدہ کی طاقت واضح ہوتی ہے کہ زمین پر ہوتے ہوئے حوضِ کوثر کو دیکھ لیا۔ یہ بھی یادرہے کہ حوضِ کوثر کوئی خیالی یا تصوراتی بیان نہیں بلکہ یہ حقیقتاً موجود ہے اور اس پر ایمان رکھنا واجب ہے، جو اس کا انکار کرے وہ فاسِق و بدعتی ہے۔[80] حَوضِ کوثر کے متعلق احادیث 50 سے زائد صحابۂ کرام علیہم الرّضوان سے مروی ہیں۔[81]

اتنے ہی پر اکتفا کرتے ہیں کہ ایک تو صفحات کا دامن تنگ ہے اور دوسرا ہماری اتنی حیثیت ہی نہیں کہ حضور اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شان و عظمت کا احاطہ کرسکیں۔ اللہ ربّ العزّت ہمیں آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سچّی محبت نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

راشد علی عطاری مدنی

ڈائریکٹر: ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ انٹرنیشنل

(برانچز: پاکستان، انگلینڈ، ہندوستان)

https://wa.me/923208324094

---

(80) شرح الصاوی علیٰ جوھرۃ التوحید، ص398، تحفۃ المرید، ص442

(81) البدور السافرۃ، ص241۔

کتاب کے ساتھ ملنے والے 50 تحقیقی کورسز کی فہرست

(1). مصنف و محقق بننے والوں کے لیے سیکھنے کی 56 اہم باتیں

(2). اصناف و اسالیب تحریر کورس

(3). لکھنے سے پہلے سیکھنے والے 20 اہم کام

(4). مضمون نویسی و تخریج کورس

(5). مائیکرو سافٹ ورڈ کورس (کمپوزنگ سے پرنٹنگ تک تمام مراحل)

(6). المکتبۃ الشاملۃ (کمپیوٹر اینڈ موبائل، مکمل انسٹالیشن و استعمال)

(7). "المکتبۃ الشاملۃ سے تحریر و تصنیف کے آئیڈیاز"

(8). "تحریر و تصنیف کی منصوبہ بندی"

(9). فن تخریج حدیث (حدیث تلاش کرنے کے 12 پروفیشنل طریقے)

(10). تحریر و تصنیف میں معاون ٹیکنالوجی کورس

(11). سیرت نگاری کے میدانات و رجحانات اور سیرت کے 600 عنوانات مع خاکہ

(12). اربعین نویسی کورس (150 سے زائد اربعینات مرتب کرنے کا آسان طریقہ)

(13). کتابوں، پی ڈی ایف، مخطوطہ جات اور یونیکوڈ کی تلاش

(14). فن حاشیہ نگاری و تحقیق و تخریج کورس (ایک کتاب کی تخریج کا پریکٹیکل)

(15). مقالہ نگاری کورس (انتخابِ عنوان سے تکمیل مقالہ تک کی تفصیلی تربیت)

(16). تیس روزہ فہم و تدبر قرآن پریکٹیکل کورس

(17). فہم و تدبر حدیث کورس

(18). فنّ اشاریہ سازی کورس مع اشاریہ بنانے کی تفصیلی تربیت

(19). تحقیق و تصنیف میں معاون ضروری انسٹالیشن

(20). اہل مدارس کی مستقبل کی پلاننگ

(21). درسِ قرآن کیسے اور کہاں سے دیں؟ 13 طریقے مع مواد

(22). فنّ تخلیق موضوع

(23). مضمون / کتاب کیسے لکھیں؟

(24). فنّ کتابیات

(25). مختلف علوم و فنون میں کتابیں لکھنے کے منصوبے

(26). علمی و تکنیکی نشست

(27). مقالات و مضامین کی خاکہ سازی (ابواب و فصول بنانا)

(28). مصادرِ علومِ اسلامیہ

(29). علومِ اسلامیہ میں مضمون نگاری

(30). "مطالعہ" کے مفید طریقے اور اہداف مع تحقیقی منصوبے

(31). بلاگنگ اینڈ آرٹیکل رائٹنگ کورس

(32). موبائل میں تحقیق و تصنیف کیسے کریں؟

(33). موسوعات و انسائیکلوپیڈیاز، تعارف اور بنانے کے طریقے

(34). تحریری کاموں پر فری مشاورتی نشست

(35). رائٹنگ پلاننگ کورس

(36). مادرِ علمی سے رخصتی اور ہمارے اہداف

(37). فنِ اختصار سازی اور اس کے 125 اہم منصوبے مع پریکٹیکل ٹریننگ

(38). مادرِ علمی سے رخصتی اور ہمارے اہداف

(39). درسِ سیرت کیسے دیں؟ مع سیرت نگاری وقت کی اہم ضرورت

(40). فقہ حنفی تعارف و دفاعِ امامِ اعظم (موسوعات، کتابیات اور اہم منصوبے)

(41). مبادیاتِ سیرت مع سیرت نگاری کا آغاز و ارتقاء

(42). "مصادرِ سیرت کورس"

(43). "فنِ تخلیق عنواناتِ سیرت کورس"

(44). "عقیدہ ختم نبوت اور تحقیقی منصوبے"

(45). "مطالعہ سیرت کے لیے معاون کتب"

(46). "کتابیات سیرت کورس"

(47). "مقاصد تصانیف مع 1521 مجوزہ عنواناتِ سیرت"

(48). "کتب و مقالاتِ سیرت کا حصول"

(49). "تحقیق و تصنیف کیسے سیکھیں؟"

(50). "مناہج تحقیق کی آسان تفہیم"

کنزالمدارس، تنظیم المدارس، ایم اے اور ایم فل مقالات اور تحقیقی مضامین لکھنے والوں کے لیے خوشخبری

مضامین اور مقالات لکھنے، تحقیق و تصنیف کے مراحل سیکھنے اور سنیت کے لیے قلمی خدمات انجام دینے کا شوق رکھنے والے طلبہ، علما، اسکالرز کے لیے دل کی گہرائی سے لکھی گئی منفرد کتاب
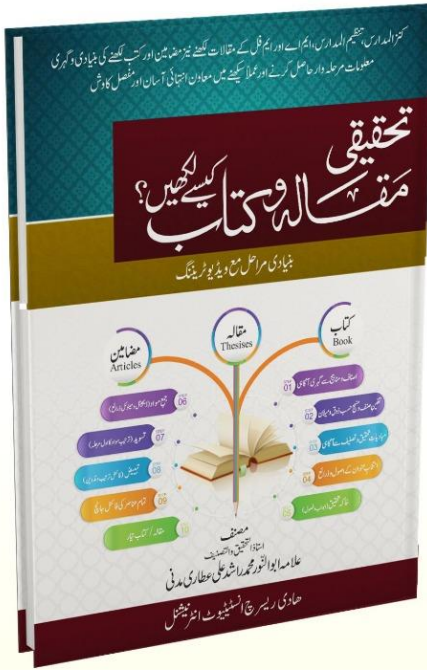
- تحقیقی مقالہ لکھنے کے تمام ضروری مراحل کا تفصیلی اور آسان بیان
- مناہج تحقیق کی آسان تشریح اور مثالوں سے وضاحت
- مقالہ کا موضوع کون سا اور کیسے منتخب کریں؟ تفصیلی تربیت
- مقالہ کے ابواب اور فصلیں بنانے کی ٹریننگ ویڈیو لیکچر کے ساتھ
- مواد جمع کرنے میں معاون کتابوں کا تعارف اور پی ڈی ایف لنک
- ہزاروں عنوانات پر مواد جمع کرنے کے سافٹ ویئرز اور ویب سائٹس
- قدیم غیر تخریج شدہ کتب کی تخریج و تحقیق کے مراحل
- مخطوطات پر کام کرنے کے مراحل کا تفصیلی بیان
- موبائل میں مقالہ کمپوز اور محفوظ کرنے کی تفصیلی تربیت
- کمپیوٹر میں مقالہ کمپوز اور مکمل سیٹ کرنے کی تفصیلی تربیت
- کتاب کے تمام اسباق پڑھنے کے ساتھ ساتھ ویڈیو لیکچرز کے لنک شامل
- اسباق کے پریکٹیکل کے لیے 2000 سے زائد نئے مختصر و مفصل مجوزہ عنوانات

30 ستمبر تک ایڈوانس بکنگ کروانے والوں کے لیے کتاب کے ساتھ
ہادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، انٹرنیشنل کے 50 تحقیقی کورسز فری

- تحقیق و تصنیف میں معاون اہم ترین لنکس پر مشتمل پی ڈی ایف فائل
- تحقیقی رسائل و جرائد کے 4000 سے زائد مقالات و مضامین کمپوزنگ فائلز کے لنکس
- سیرت النبی ﷺ کے مختلف پہلوؤں پر لکھے گئے 2000 سے زائد تحقیقی مضامین و مقالات
- 2 لاکھ سے زائد مخطوطات ڈاؤنلوڈ کرنے کا ڈائریکٹ لنک
- ہزاروں عنوانات پر لاکھوں کتب فری ڈاؤنلوڈ کرنے 100 سے زیادہ لنکس
- ایم فل، پی ایچ ڈی کے لیے انتخاب عنوان میں معاون 2000 سے زائد عنوانات
- 2670 مؤلفین کی 29000 کمپوز عربی کتب کا لنک مع سرچ، کاپی، پیسٹ
- 3000 مؤلفین کی 8000 عربی کتب کا لنک مع سرچ، کاپی، پیسٹ

مزید معلومات اور بکنگ کے لیے کتاب لکھ کر واٹس اپ کیجیے، ہادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، انٹرنیشنل

923208324094 923087038571